

## 7436-کیا بے پر دعورت جہنم میں جائیگی؟

### سوال

اگر رُلکی پر دہ نہ کرتی ہو تو کیا وہ جہنم میں جائیگی؟  
اور اگر رُلکی نماز روزے کی پابند ہو، اور قرآن مجید کی تلاوت کرتی اور ادب و احترام کرنے والی ہو، اور نوجوان لڑکوں کی جانب نہ دیکھے، اور نہ ہی چخنی اور غیب و غیرہ کرے تو کیا ان اوصاف حمیدہ کے باوجود پر دہ نہ کرنے کی بناء پر جہنم میں داخل ہوگی؟

### پسندیدہ جواب

سب سے پہلے تو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ مسلمان مرد و عورت کے لیے اللہ سبحانہ و تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کو مانتا اور تسلیم کرنا واجب ہے، چاہے وہ نفس پر لکھنے بھی بھاری اور شاق ہوں ان پر عمل پیرا ہونے میں اسے لوگوں سے شرمانا نہیں چاہیے۔

کیونکہ اپنے ایمان میں تو وہی سچا ہے جو اپنے رب کی اطاعت و فرمانبرداری پوری چجائی سے کرے، اور اس کے احکام کو مانے، اور اللہ تعالیٰ کے منع کردہ سے رک جائے۔  
کسی بھی مومن مرد یا عورت کو یہ حق نہیں کہ وہ کسی بھی حکم میں تردد کرے، یا لیت و لعل سے کام لے، بلکہ اس کے لیے اس عمل پر فوری طور پر عمل اور اطاعت و فرمانبرداری کرنا واجب ہے، تاکہ وہ اللہ جل جلالہ کے اس فرمان پر عمل کر سکے:

﴿إِيمَانُ الْوَالِدَيْنَ كَوَافِرُ مَعْصِيَةِ الْأَنْبَارِ﴾  
[أیمان والوں کا قول تو یہ ہے کہ جب انہیں اس لیے بلا یا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ان میں فیصلہ کر دے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم نے سنا اور مان لیا، یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔]

﴿جَوَبَ اللَّهُ تَعَالَى اُور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے، اور خوفِ الٰی رکھیں، اور اس کے مذاب سے ڈرتے رہیں وہی نجات پانے والے ہیں﴾۔ النور(52-53)۔

پھر مسلمان شخص یہ نہ دیکھے کہ گناہ چھوٹا ہے ہذا، بلکہ وہ تو یہ دیکھے کہ کس عظمت والے رب کی نافرمانی و معصیت ہو رہی جو کہ بہت بڑا عظمت کا مالک ہے، اور شدید طاقت والا ہے، اور وہ جل جلالہ بہت سخت پکڑو والا ہے، اس کی پکڑا بڑی المناک، اور اس کا عذاب بہت اہانت آمیز ہے۔

جب اللہ سبحانہ و تعالیٰ معصیت و نافرمانی کرنے والے سے انتقام لیتا ہے تو پھر اس کا ٹھکانہ اور انجم ہلاکت کے سوا کچھ نہیں، اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿تَيْمَرَ سَبَقَوْرَكَیْ بَلْکَ کا ہی طریقہ ہے جب کہ وہ بستیوں کے رہنے والے ظالم کو پکڑتا ہے، بیٹک اس کی پکڑا المناک اور بڑی شدید ہے، یعنی اس میں ان لوگوں کے لیے نشانِ محبت ہے جو قیامت کے مذاب سے ڈرتے ہیں، وہ دن جس میں سب لوگ جمع کیے جائیں، اور یہ وہ دن ہے جس میں سب حاضر کیے جائیں﴾۔ حود(102-103)۔

اور بعض اوقات کوئی معصیت و نافرمانی بندے کی نظروں میں چھوٹی سی ہوتی ہے، لیکن اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے ہاں وہ بہت بڑی ہوتی ہے جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان بھی ہے:

﴿قَمْ اسے بہت چھوٹا سمجھ رہے، حالانکہ وہ اللہ کے ہاں بہت بڑی ہے﴾۔ النور(15)۔

معاملہ بالکل ایسے ہی ہے جیسا بعض اہل کا کہنا ہے:

"معصیت کے چھوٹا ہونے کو مت دیکھو، بلکہ یہ دیکھو کہ جس کی معصیت کر رہے ہو اس کی عظمت کتنی ہے"

اس لیے ہم سب پر واجب ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے احکام کو تسلیم کرتے ہوئے مان کر اس پر عمل کریں، اور علانیہ اور پوشیدہ معاملات میں اللہ تعالیٰ کی تحریکی کو مد نظر رکھیں، اور اللہ تعالیٰ کے منع کردہ سے رک جائیں۔

اعتقاد کے اعتبار سے یہ ہے کہ جب مسلمان شخص نمازی کا پابند ہو اور اس سے کچھ گناہ اور معصیت سر زد ہو جائیں تو وہ اسلام پر باقی رہتا ہے جب تک وہ کسی ایسے کام کا مرتبہ نہ ٹھہرے جو اسے دائرہ اسلام سے خارج نہ کر دے، اور کسی نو قض اسلام کا مرتبہ نہ ہو جائے۔

اور یہ گہنگا مسلمان شخص اللہ تعالیٰ کی مشیت پر ہے اللہ چاہے تو اسے معاف کر دے، اور اگرچا ہے عذاب دے، اور اگر وہ آگ میں بھی جائیگا تو وہاں ہمیشہ نہیں رہیگا، اور کوئی بھی شخص باوجود اور یقین کے ساتھ یہ نہیں کہ سختا کہ اسے عذاب ہوگا، یا پھر نہیں ہوگا، کیونکہ اس کا معاملہ اللہ کے سپر ہے، اور اس کا علم بھی اللہ کو ہی ہے۔

اور پھر گناہ دو قسموں میں تقسیم ہوتا ہے:

1- گناہ صغیرہ۔

2- گناہ کبیرہ۔

صغریہ گناہ نماز، روزہ اور دوسرے نیک اعمال سے معاف ہو جاتے ہیں، لیکن کبیرہ گناہ (یہ وہ گناہ ہیں جن کے متعلق خاص و عید آئی ہے، یا پھر دنیا میں حد اور آخرت میں عذاب ہو) کا کفارہ نیک اعمال نہیں بنتے، بلکہ اس کے لیے کچھ اور خالص توبہ ضروری ہے، اور جو شخص توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی توبہ قبول کرتا ہے، کبیرہ گناہ بست سارے ہیں: مثلاً: جھوٹ، زنا، چوری، سودخوری، مکمل طور پر پردہ نہ کرنا وغیرہ۔

اوپر جو کچھ بیان ہوا ہے اس کی بناء پر باحتجم یہ کہنا ممکن نہیں کہ پردہ نہ کرنا جسم میں جانے کا باعث ہے، لیکن یہ بے پر عورت اللہ تعالیٰ کی ناراٹھی اور اس کی سزا کی مسحت ٹھریگی، کیونکہ اس نے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے حکم کی خلاف کرتے ہوئے نافرمانی کی ہے، لیکن اس کے انجام کی تعین کا اللہ کو ہی علم ہے، جس کے متعلق ہم جانتے ہی نہیں اس کے بارہ میں ہم بات نہیں کر سکتے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اُور جس کا تجھے علم ہی نہیں اس کے متعلق بات مت کرو، یقیناً کان آنکھ اور دل ان سے کے متعلق سوال کیا جائیگا﴾۔

مسلمان زندہ دل شخص کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ ایسے عمل سے فرار اختیار کرے جس کے متعلق اسے علم ہو کہ اگر اس نے اس کا ارتکاب کیا تو وہ اللہ تعالیٰ کی سزا و ناراٹھی سے دوچار ہوگا، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی سزا بڑی سخت اور اس کا عذاب المناک، اور اس کی آگ شعلوں والی ہے۔

﴿وہ اللہ تعالیٰ کی سلکاتی ہوئی آگ ہوگی، جو دلوں پر ہدھتی چلی جائیگی﴾۔

اور اس کے مقابلہ میں جو شخص بھی اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری کرتا، اور اپنے رب کے احکام پر عمل کرتا ہے اور اس میں شرعی پردہ بھی شامل ہے تو ہم امید کرتے ہیں کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ اسے آگ اور عذاب سے نجات دیگا، اور وہ جنت میں داخل ہونے کی کامیابی حاصل کریگا۔

یہ بہت ہی عجیب بات ہے کہ ایک عورت جو بڑے اچھے اوصاف کی مالکہ ہو اور نماز روزے کی پابند ہو، اور غیب و چغلی وغیرہ سے بھی پرہیز کرتی ہو اور پھر وہ پرده کی پابندی نہ کرے، اس لیے کہ جو شخص حقیقتاً ان اعمال صاحب کی پابندی کرتا ہے یہ اس کے لیے نیز سے محبت کی بہت بڑی علامت ہے، اور اس طرف اشارہ ہے کہ وہ شر و برائی سے نفرت کرتا ہے۔

پھر ہمیں یہ بھی نہیں بھولنا چاہیے کہ نماز تو برائی اور فرش کاموں سے روکتی ہے، اور نیک دوسرا نیکی کو سرانجام دینے کا باعث بنتی ہے، اور جو شخص بھی اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے توفیق سے نوازتا ہے، اور اس کی معاونت فرماتا ہے۔

ظاہر یہی ہوتا ہے کہ اس مسلمان عورت میں بہت خیر ہے، اور یہ صراطِ مستقیم کے قریب ہے، اس لیے اسے پرده کرے جس کا حکم اللہ عزوجل نے دیا ہے، اور وہ شک و شبہات ترک کر دے جو معصیت کا ارتکاب کرنے والی فاسن و فاجر اور بے پرور توں کی جانب سے پیدا کیے جاتے ہیں، اور اپنے گھر والوں کے دباء کا مقابلہ کرے، اور لوگوں کی باتوں میں نہ آئے جو صرف تنقید کرنا ہی جانتے ہیں۔

اور معصیت و نافرمان عورتوں کی مشابہت سے اجتناب کرے جو نت نئے ماذلوں کے پیچھے بھاگ کر بے پرده بن رہی ہیں، اور اسے اپنے نفس کا بھی مقابلہ کرنا چاہیے جو اسے اظہار زینت اور بے پردوگی کی دعوت دیتا ہے، اور وہ اس پر عمل پیرا ہو جس میں اس کی عفت و عصمت اور حفاظت ہو، اور اسے ہر آنے جانے شریر قسم کے لوگوں کے لیے کھل کاسامان نہیں بن جانا چاہیے، اور اللہ کے بندوں کے لیے فتنہ کا باعث بننے سے انکار کر دے۔

ہم اسے خاطب ہو کر کہتے ہیں کہ اس میں ایمان ہے اور اللہ و رسول سے محبت بھی رکھتی ہے، اور ہم اسے یہ کہتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق پرده کرنے کا التزام کرے، تاکہ اس فرمان باری تعالیٰ پر عمل پیرا ہو:

﴿اور وہ اہنی زینت ظاہر نہ کریں﴾۔

اور اس فرمان باری تعالیٰ پر عمل کرتے ہوئے:

﴿اور اپنے گھروں میں لگی رہو، اور قدیم جاہلیت کے زانے کی طرح اپنے بناو سگھار کا اظہار نہ کرو، اور نماز قائم کرتی رہو، اور زکاۃ ویقی رہو اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت و فرمانبرداری کرتی رہو، اللہ تعالیٰ یہی چاہتا ہے کہ اسے نبی کی گھر والیوں میں سے وہ (ہر قسم) کی گندگی دور کر دے، اور تمہیں خوب پاک کر دے﴾۔ الاحزاب (33)۔

اللہ تعالیٰ یہی سیدِ حی راہ کی توفیق دینے والا ہے۔

واللہ اعلم۔